Journal Homepage: -www.journalijar.com

INTERNATIONAL JOURNAL OF ADVANCED RESEARCH (IJAR)

Article DOI:10.21474/IJAR01/19765
DOI URL: http://dx.doi.org/10.21474/IJAR01/19765

RESEARCH ARTICLE

ROLE OF KHANQAH FATHIYA GULHAR SHARIF IN PROMOTING AND SPREADING THE PURPOSE OF PROPHETIC RECITATION OF VERSES

Faheem Arshad and Dr. Asim Iqbal
Faheem Arshad
Mphil scholar at Mohi-ud-Din Islamic University Nerian Sharif AJK
Department of Islamic Studies
faheem.arshad6699@gmail.com
Dr Asim Iqbal
Assistant professor, DIS, Mohi-ud-Din Islamic University Nerian Sharif AJK

……………………………………………………………………………………………………....

Manuscript Info ***Abstract***

This is a reformatory and informative subject which aims to highlight the efforts of the Kamaleen Saints and Sufis and to describe their religious education and spiritual training which is based on the invitation to the religion and service to the people, since in the Indian subcontinent The publication of Islam and the promotion of religion is the result of the tireless efforts of these personalities who are able to apply the practical message of the Qur'an and Sunnah. These souls of Qudsiya had a profound impact on the lives and affairs of the residents and residents of this region that their lives were molded into the religious mold and the bearers of Islam and the protectors of the honorable Prophet Muhammad (peace be upon him) were born so that the whole society was in Islamic color. Color gone. With this, Islamic civilization and culture began to grow and the Kaaba got protection from Sanamkhana. At the same time, the Naqshbandiyya Mujadadiyya chain changed the entire environment in such a way that the echoes of Qal Allah and Qal Rasulullah started to be heard in every town and village. When the district of Kotli was touching the last limits of its ignorance and backwardness, at that time Qibla Khwaja Sufi Muhammad Sadiq Noorullah Markada known as Hazrat Sahib stepped here with his dedication and steadfastness, he helped the people and the people of God so that every seeker would find the destination. And every person was blessed with guidance. According to the times and circumstances, where he made the youths bound to fast and salat, he also organized the religious and religious training and guidance of the women and turned the city of Kotli into Madinat al-Masjid. At different times and days, children, youths, employees and He introduced the system of preaching and admonishing women and gave Islamic khilaat to the whole society.

Keywords: Fathakhiya, Gulhar Sharif, Prophethood, Naqshbandiyya, Kotli, Madinat al-Masjid

…………………….. ………………………………………………………………

Manuscript History
Received: 28 August 2024
Final Accepted: 30 September 2024
Published: October 2024

Copyright, IJAR, 2024,. All rights reserved.

Corresponding Author:-Faheem Arshad

……………………………………………………………………………………………………....

Introduction:-

موضوع کا تعارف

یہ ایک اصلاحی اور معلوماتی موضوع ہے جس کا مقصد اولیائے کاملین اور صوفیائے عاملین کی مساعی جمیلہ کو اجاگر کرنا ہے اور انکی دینی تعلیم اور روحانی تربیت کو بیان کرنا ہے جو کہ دعوت دین اور خدمت خلق پر مبنی ہے چونکہ بر صغیر پاک وہند میں اشاعت اسلام اور ترویج دین ان شخصیات کی ان تھک جدو جہد سے عبارت ہے جو قرآن و سنت کے عملی پیغام پر متمکن ہے۔ ان نفوس قدسیہ نے اس خطہ کے باسیوں اور سکونت پذیر لوگوں کے احوال و معاملات پر گہرے اثرات مرتب کیے کہ ان کی زندگیاں دینی سانچے میں ڈھل گئیں اور اسلام کے علمبر دار اور ناموس رسالت مآب ﷺ کے محافظ پیدا ہوئے کہ سارا معاشرہ اسلامی رنگ میں رنگ گیا۔ اس کے ساتھ اسلامی تہذیب و ثقافت پروان چڑھنا شروع ہوئی اور کعبہ کو صنم خانہ سے پاسباں مل گئے۔ اسی اثناء میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ نے اس سارے ماحول کو ایسا بدلا کہ بستی بستی قریہ قریہ میں قال اللہ اور قال رسول اللہ ﷺ کی بازگشت سنائی دینے لگی۔

ضلع کوٹلی جب اپنی جہالت اور پسماندگی کی آخری حدوں کو چھو رہا تھا اس وقت قبلہ خواجہ صوفی محمد صادق نور اللہ مرقدہ المعروف حضرت صاحب نے یہاں قدم رنجا فرمائے اس لگن اور ثابت قدمی سے عوام الناس اور خلق خدا کی یاوری کی کہ ہر متلاشی کو منزل اور ہر بندہ کو ہدایت نصیب ہوئی۔ وقت اور حالات کے مطابق جہاں نوجوانوں کو صوم و صلوۃ کا پابند بنایا ساتھ ہی ساتھ خواتین کی بھی مذہبی اور دینی تربیت و رہنمائی کا اہتمام فرمایا اور کوٹلی شہر کو مدینۃ المساجد میں بدل دیا۔ مختلف اوقات اور ایام میں بچوں، نوجوانوں، ملازمین اور خواتین کی وعظ و نصیحت کا نظام رائج فرمایا اور سارے معاشرے کو اسلامی خلعت عطا کی۔

خاندانی پس منظر:

خواجہ صادق رحمۃ اللہ علیہ افضل البشر بعد الانبیاء حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اولاد اطہار سے ہیں۔ جن کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ کا ماحصل اور خلاصہ حضور نبی کریم ﷺ کی سیرت طاہرہ کے ساتھ کامل ہم آہنگی اور یک رنگی ہے۔ سیرت مصطفیٰ اور اخلاق نبوی کی مکمل مشابہت کا جو حصہ صناع ازل نے آپ کے نصیبہ میں رکھا وہ آپ ہی کے ساتھ خاص ہو کر رہ گیا۔ پوری امت میں کسی اور کے حصہ میں نہ آیا۔

شجرہ نسب:

حضرت خواجہء عالم رحمتہ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب مختصر طور پر تحریر کیا جاتا ہے حضرت خواجہ عالم کے شجرہ نسب میں تین صحابی اور دو تابعین شامل ہیں۔ صحابہ کرام کے نام یہ ہیں۔

۱۔ حضرت ابو قحافہ عثمان رضی اللہ عنہ (المتوفی ۱۴ھ) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے والد ماجد۔

۲۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (المتوفی ۱۳ھ)

۳۔ حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ (المتوفی ۵۳ھ) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے۔

تابعین کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

۱۔ حضرت عبد اللہ بن حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہما

۲۔ حضرت اسماعیل بن حضرت عبد اللہ رحمتہ اللہ علیہما

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آٹھویں پشت میں حضرت خواجہ احمد رحمتہ اللہ علیہ نامی بزرگ یمن کے علاقہ میں حاکم بنے۔

حکومت کا یہ سلسلہ ان کی پشتوں میں جاری رہا آخری حکمران حضرت کمال الدین محمد یمنی رحمتہ اللہ علیہ نے حکومت کی بساط لپیٹ دی اور مسندِ قال الرسول سجانے کیلئے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرلی۔ وہاں پچپن برس تک حدیث کا درس دیا۔ برصغیر میں سلسلہ سہروردیہ کے شہرہ آفاق شیخ طریقت حضرت بہاء الدین زکریہ ملتانی رحمتہ اللہ علیہ نے درسِ حدیث ان سے لیا۔

عرصہ دراز تک آپ نے جوارِ رسول ﷺ میں درس حدیث کی خدمت سرانجام دی۔ اس کے بعد آپ سیستان کے علاقہ میں چلے گے۔[1] حضرت شیخ کمال الدین محمد رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد سیستان میں آباد رہی۔ ان کی پانچویں پشت سے حضرت شیخ حسام الدین رحمتہ اللہ علیہ جُجنیر کے قاضی مقرر ہوئے۔ ان کے صاحبزادے حضرت قوام الدین رحمتہ اللہ علیہ (حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ۱۷ویں پشت) شاہانِ تغلق کی فرمائش پر برصغیر پاک وہند میں تشریف فرما ہوئے اور علاقہ کے قاضی القضاۃ مقرر ہوئے۔

۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کے نتیجہ میں یہ خاندان پاکستان کے مختلف علاقوں میں آباد ہو گیا۔

اس صدیقی رہتکی خاندان کے ایک مرد جلیل حضرت قاضی فتح اللہ شطاری رحمتہ اللہ علیہ نے اورنگ زیب عالم گیر رحمتہ اللہ علیہ کے زمانہ حکومت میں کشمیر کے علاقہ میرپور میں قاضی القضاۃ کا عہدہ سنبھالا۔ آپ میرپور کے اولین آبادکاروں میں شامل تھے۔ وہاں آپ نے مسجد، دارالعلوم اور خانقاہ قائم فرمائی۔ انہوں نے اپنے خاندان کی اعلیٰ روایات کو قائم رکھا۔ اور اپنے پیچھے صالح اولاد کا ایک ایسا بابرکت سلسلہ چھوڑا جن میں سے کئی افراد کی عظمتوں پر اس خاندان کے اسلاف واخلاف بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔

حضرت سیدی ومرشدی شیخ المشائخ خواجہ محمد صادق رحمتہ اللہ علیہ تمام خاندان میں گلِ سرسبد کی حیثیت رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو جن عظمتوں، انعامات، اور احسانات سے نوازرکھا تھا۔ اس پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سمیت آپ کے تمام آبائے کرام ناز کر سکتے ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب ۳۷ واسطوں سے حضرت سیدنا صدیق اکبر تک جا ملتا ہے۔ آپ نہ صرف نسب کے اعتبار سے صدیقی ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ طریقت کے اعتبار سے بھی صدیقی ہیں۔ آپکا سلسلۂ طریقت ۳۴ واسطوں سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تک جا پہنچتا ہے۔[2]

نام ونسب:

العارف باللہ حضرت خواجہ محمد صادق صدیقی مجددی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ المعروف "قبلہ حضرت صاحب" بن خواجہ خواجگان عارف باللہ حضرت قاضی محمد سلطان عالم رحمتہ اللہ علیہ بن حضرت قاضی محمد رکن عالم رحمتہ اللہ علیہ بن قاضی حافظ محمد اکبر علی رحمتہ اللہ علیہ بن حضرت قاضی علی محمد رحمتہ اللہ علیہ بن حضرت قاضی غلام حسین رحمتہ اللہ علیہ بن حضرت قاضی محمد نقشبند رحمتہ اللہ علیہ بن حضرت قاضی محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ بن الشیخ المشائخ حضرت قاضی فتح اللہ البکری الصدیقی ثم میرپوری رحمتہ اللہ علیہ قاضی القضاۃ میرپور در عہد اورنگ زیب عالمگیر۔

ولادتِ باسعادت:

خواجہ خواجگان حضرت محمد صادق نقشبندی مجددی قدس سرہ العزیز کی ولادتِ باسعادت 24 ربیع الثانی

---

[1] تذکرہ جاناں، ص38،37۔

[2] تذکرہ جاناں، ص40،39۔

1340ھ /25دسمبر1921ء/11یوہ1978ب بروز اتوار نمازِ فجر سے کچھ پہلے اسی خانقاہِ عرش پناہ کے اس حجرہ مبارکہ میں ہوئی جس کے سامنے چھوٹا سابرآمدہ تھااور مختصر سا صحن۔[3]

ابتدائی تعلیم:

آپ کے اولین استاذ آپ کے والد ماجد قبلۂ عالم حضرت خواجہ محمد سلطان عالم قدس سرہ العزیز تھے۔ آپ کو اپنی بسم اللہ خوانی کی تقریب یاد تھی۔ فرمایاجب قبلۂ عالم رحمتہ علیہ نے میری تعلیم کا آغاز فرمایاتو سب سے پہلے آپ نے مجھے درود شریف پڑھایا پھر قصیدہ بردہ شریف کا شعر اور اس کے بعد درود شریف پڑھایا۔ اور اس سے قرآن مجید کا آغاز فرمایا۔[4]

بیعت اور خلافت:

قبلہ حضرت جی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو بیعت اور خلافت دونوں کی سعادت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ سے نصیب ہوئی.

قبلہ حضرت جی صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلفاء:

1۔ صاحبزادہ حاجی پیر محمد عبدالواحد صاحب مدظلہ العالی پسر اول قبلہ حضرت جی صاحب مدظلہ العالی ۔

2۔ مفتی محمد امین صاحب فیصل آباد

3۔ صاحبزادہ ابوطاہر محمد نقشبند پاک پتن شریف بوقت چالیسواں

4۔ صاحبزادہ فقیر محمد صاحب پسر دوئم محمد اکبر علی صاحب بااجازت حضرت قبلہ مائی صاحبہ، قبلہ حضرت جی صاحب۔

5۔ صاحبزادہ ثانی حاجی پیر محمد زاہد صاحب پسر دوئم قبلہ حضرت جی صاحب مدظلہ العالی۔

6۔ جناب سید محمد شاہ صاحب بہاری تحصیل ڈڈیال میرپور آزاد کشمیر۔ المتوفی ۲۹ مارچ 2000 ۲۲ ذوالحج بروز بدھ۔

7۔ حاجی محمد معروف صاحب پسر حکیم قاضی محمد لطیف کالا دیو شریف۔

8۔ جناب مولوی محمد نذیر صاحب کالا دیو جہلم 1991ء کے رمضان المبارک سے تھوڑا عرصہ پہلے اجازت ملی المتوفی 16 مارچ 1996ء۔

9۔ صوفی نور محمد مینڈر مقبوضہ کشمیر۔

10۔ صوفی رحمت علی بمقام سوہنا تحصیل پھالیہ ضلع گجرات۔

[3] تذکرہ جاناں، ص44،43۔

[4] تذکرہ جاناں، ص49,50۔

11۔جناب صاحبزادہ محمد محبوب صاحب پسر اوّل ماموں فضل الٰہی کالا دیو شریف 1993ء عرس مبارک قبلہ عالم حضرت جی صاحب مفتی محمد امین صاحب فیصل آباد نے دستار بندی کرائی۔

12۔صاحبزادہ منظور حسین صاحب بمقام سرکار کسر چکوال روپڑھ شریف والوں کی اولاد سے ہیں۔

13۔جناب فضل الحق صاحب پسر مولوی فضل احمد صاحب کھیوڑہ اور پاکپتن شریف سے بھی اور دربار شریف سے اجازت ملی۔

14۔مفتی علیم الدین صاحب بمقام چودو تحصیل کھاریاں ضلع گجرات۔

15۔قاری محمد بشیر صاحب بن سائیں بہادر صاحب محلہ سلطانیہ کالا دیو جہلم۔

16۔صوفی محمد نصرت صاحب نارووال۔

17۔شیخ حسام الدین صاحب آف شام۔ [5]

اساتذہ کرام:

فارسی کی ابتدائی تعلیم موہڑہ ضلع میرپور کے مولانا حکیم میاں رحمتہ اللہ علیہ اور باقی دینی علوم کی تکمیل لدڑ ضلع میرپور کے استاذ الاساتذہ حضرت مولانا محمد عبداللہ لدڑوی رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کی۔جو ہندوستان اور حرمین شریفین کے مشاہیر علماء سے فیض یافتہ تھے۔ [6]

وفات:

31دسمبر2008ء 3محرم الحرام1430ھ شب ۱۱:۱۵ [7]

تدفین:

آپ کو اپنے جدِ امجد حضرت قاضی فتح اللہ شطاری رحمتہ اللہ علیہ کے
مزار اقدس میں قبلہ کی جانب پہلے سے تیار شدہ قبر انور میں دفن کر دیا گیا۔اناللہِ واِنااِلیہ راجعون [8]

پسندیدہ مشاغل:

آپ رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے:
اللہ تعالیٰ نے مجھے دو شوق عطا فرما رکھے تھے۔

---

[5] بیاض فیض، ص241، سے 243۔
[6] مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی، آفتابِ مشائخ، ص580، طسلطانیہ پبلی کیشنز جہلم2014ء
[7] نبیرہ حضرت خواجہ ءعالم قدس سرہ العزیز محمد بدرالاسلام صدیقی، شہریار طریقت، ص18، ط خانقاہ سلطانیہ جہلم
[8] مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی، تذکرہ جاناں، ص305، ط خانقاہ سلطانیہ جہلم

1۔ گھوڑا سواری کا شوق، اسے پورا کرنے کے لئے اللہ تعالی نے سواری کی خاطر بہتر سے بہتر گھوڑیاں عطا کیں۔

2۔ تعمیر مساجد کا شوق، یہ شوق مجھے تاریخی اور عالی شان مساجد اور عمارات کو دیکھنے کے لئے متعدد قریب و دور کے مقامات پر لے گیا۔ اسی شوق کی بدولت میں نے شاہی قلعہ لاہور کے قریب راجہ رنجیت سنگھ کی مڑھی بھی دیکھی، وہاں ابرق کی آمیزش سے تعمیر ہے۔ جس کی سنہری رنگت سالہا سال گزرنے کے باوجود برقرار ہے۔ عمر کے زیادہ ہونے کی وجہ سے پہلا شوق اب ختم ہو چکا ہے البتہ دوسرا شوق تاحال برقرار ہے۔ بلکہ ہر آنے والا دن اس میں اضافہ کا سبب بنتا گیا۔

مساجد و مدارس:

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پہلے شوق کے اختتام کے بعد اس جانب توجہ اور انہماک کی قوت دوسرے شوق کی طرف منتقل ہو گئی۔ اسی شوق نے تعمیر مساجد کی تاریخ میں ایک محیر العقول کارنامہ آپ سے وقوع پذیر کرایا۔ وہ یہ کہ آپ نے نظام سلطانیہ کے تحت تعمیر مساجد کا باقاعدہ آغاز ۱۹۶۰ء میں یا اس کے قریب شروع فرمایا۔ جبکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی عمر مبارک چالیس سال تھی۔ اگرچہ اس شوق کے آثار اس سے پہلے بھی ملتے ہیں لیکن وہ اتنے بڑے پیمانہ پر نہیں، اور ۱۳دسمبر ۲۰۰۸ء کو جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کو تقریبا تین سو مساجد کی تعمیر کا شرف حاصل ہو چکا تھا۔ گویا ۴۸سال کی قلیل مدت میں آپ نے اتنی مساجد کی تعمیر کی سعادت حاصل کی۔ اس طرح آپ نے سوا چھ سے زائد فی سال مساجد تعمیر کرائیں، جس کو کرامت کے سواء کسی اور لفظ سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تمام مساجد ایک دوسری سے بڑھ کر عالی شان ہیں۔

ان تمام مساجد میں نماز با جماعت پنجگانہ کا انتظام موجود ہے اور بحمد ہ تعالی تمام آباد ہیں۔ بعض میں نمازیوں کی کثرت کے باعث ان کی وسعت کی ضرورت محسوس ہونے لگی۔ اس وجہ سے انہیں دوبارہ اور بعض کو سہ بارہ از سرِ نو آپ کی حیات مبارکہ میں تعمیر کیا گیا۔ تمام مساجد میں قرآن مجید کی تدریس کا بندوبست موجود ہے، جس سے مقامی آبادی کے بچے مستفید ہوتے ہیں۔ علاوہ بریں بہت سی مساجد میں تحفیظ قرآن مجید کا انتظام ہے۔ کئی ایک میں درس نظامی کی تدریس کا بندوبست بھی ہے۔

اس نظام کے قیام اور تسلسل میں آپ کا یہ جذبہ کارفرما رہا کہ مخلوق خدا کا تعلق معبود حقیقی کے ساتھ استوار کیا جائے اور اس سلسلہ میں اللہ تعالی نے آپ کو خاطر خواہ کامیابی عطا فرمائی۔ ایسے دیہات جن میں تعلیم کا تناسب کبھی صفر فیصد تھا، اللہ تعالی کے فضل اور نظام سلطانیہ کی اشاعتی سرگرم خدمات کے باعث چند معمر افراد سے قطع نظر کریں تو اب سو فیصد ہے۔ جہاں کوئی جنازہ پڑھانے والا نہ ملتا تھا، اب ہر گھر میں دو دو، تین تین، بلکہ اس سے زائد حفاظ کرام موجود ہیں۔

علماء حفاظ کی تعیناتی:

حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ سے منسوب موجودہ تعلیمی نظام کی ابتدا جامع مسجد شریف گلہار کوٹلی سے نومبر، دسمبر 1955ء میں شعبہ حفظ کے اجراء کے ساتھ ہوئی، استاد محمد حسن صاحب راجوری تحصیل سہنسہ والے پہلے معلم مقرر ہوئے۔ استاد محمد حسن صاحب کو چیچیاں شریف بلا کر قبلہ جناب حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے ڈھنگروٹ شریف ضلع جہلم میں حضرت مولانا محمد فاضل رحمتہ اللہعلیہ کے پاس تعلیم و تربیت کے لئے بھیجا۔

ان کے مدرسہ میں اور بھی طالب علم تھے، محمد حسن صاحب نے ناظرہ قرآن پاک پڑھا، دین کی مبادیات سے آگاہی حاصل کی اور فارغ ہو کر دربار عالیہ چیچیاں شریف حاضر ہو گئے جہاں سے انہیں گلہار مسجد شریف میں امام و معلم مقرر کیا گیا شعبہ حفظ کے اولین طلبہ میں حافظ فضل کریم صاحب، ساکن ارناہ سہنسہ، حافظ عبد العزیز صاحب ساکن جمال پور، کوٹلی اور حافظ محمد بشیر صاحب ساکن کڑتی حال بڑالی شامل تھے، حافظ عبد العزیز صاحب

نے سب سے پہلے قرآن پاک حفظ کیا۔ رمضان المبارک میں نماز تراویح میں قرآن پاک سننے والے سلسلہ شریف کے یہی پہلے حافظ ہیں۔ دیگر دو حفاظ کرام نے بھی جلد ہی تکمیل کر لی، حافظ عبدالعزیز صاحب نے دو، سوا دو سال میں حفظ کیا، منزل پختہ کی اور اسی مسجد شریف میں پہلی بار قرآن پاک سنایا۔

مگر انہیں سن یاد نہیں کہ کس سال سنایا تھا، اس سلسلہ میں مسجد شریف کا ریکارڈ بھی محفوظ نہیں کیا دوسرے دونوں حفاظ صاحبان نے بھی منزل پختہ کرنے کے بعد قرآن پاک سنانا شروع کر دیا، مگر انہیں بھی یاد نہیں کب سنانا شروع کیا تھا۔ فضل کریم صاحب کا کہنا ہے کہ دربار سلطانیہ کالا دیو جہلم میں مکان کے ایک کمرہ میں قرآن پاک سنایا تھا کیوں کہ ابھی مسجد شریف کا سنگ بنیاد نہیں رکھا گیا تھا۔ استاذ محمد حسن صاحب 13 جنوری 2002 تک تدریس سے وابستہ رہے، بیسیوں حفاظ صاحبان تیار کیے، استاذ لال محمد مرحوم ساکن لٹوئی رولی، استاد ولی داد مرحوم ساکن گلہار بھی استاد محمد حسن صاحب کے شاگرد تھے، جو عرصہ دراز تک تدریسی نظام سے وابستہ رہے استاد محمد حسن صاحب کے بعد دیگر اساتذہ میں ایک بڑا نام استاد غلام حسین صاحب کا ہے جو راجور تحصیل سہنسہ کے رہنے والے اور چھچھیاں شریف حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے شاگرد بابا فقیر محمد مرحوم ساکن پوٹھہ بنگن ڈڈیال کے شاگرد ہیں اور بڑے استاد صاحب کے نام سے مشہور ہیں یہ لقب شاید انہیں حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ سے شاگردگی میں قربت کی وجہ سے ملا ہے۔ آج تک درس و تدریس سے وابستہ ہیں اور دربار عالیہ کی طرف سے تعمیر کی جانے والی مساجد کی نگرانی بھی ان کے ذمہ ہے اس کام کی وجہ سے انہیں ناظمی تعمیرات کہا جانے لگا۔

آپ نے بے شمار حفاظ کرام تیار کیے جن میں سے اکثر اسی تدریسی نظام سے وابستہ ہیں حفاظ کرام کی تیاری کے ساتھ ساتھ ذہین اور محنتی طلبہ کو لاہور اور فیصل آباد اور بندیال شریف کی بہترین درسگاہوں میں درس نظامی کی تعلیم کے لیے بھی بھیجا جاتا رہا، ادھر حفاظ کرام دستیاب ہونے پر شعبہ حفظ کے مزید مدارس کا اجراء بھی جاری رہا، یوں حفاظ کرام کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا رمضان کے دوران نماز تراویح میں قرآن پاک سنانے کا سلسلہ جاری رہا، غیر آباد مساجد کی آبادکاری ہوئی، نئی مساجد کی تعمیر، تعمیرات میں جدت اور بالخصوص ناظرہ و قرآن پاک پڑھانے اور دین کی ضروری باتوں کی تعلیم پر توجہ دی گئی، اس سلسلہ میں ان تمام شعبوں میں کس قدر کام ہوا یہ بتانے کی ضرورت نہیں اگر رمضان المبارک کے دوران صرف مدینتہ المساجد کوٹلی ہی کا دورہ کر لیا جائے تو خوبصورت مساجد کی آبادکاری اور نماز تراویح میں قرآن پاک سنانے کا از خود اندازہ ہو جاتا ہے۔

مدارس کے قیام کے ساتھ ہی انتظامی کمیٹیاں بھی تشکیل دی جاتی رہیں، جامع مسجد شریف الفردوس گلہار میں بھی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے سیکریٹری سید لیاقت حسین شاہ صاحب ساکن بنگلہ کڑتی مقرر ہوئے، جب مدارس کی تعداد میں اضافہ ہوا تو جامعہ الفردوس کی انتظامی کمیٹی کو اس نظام کی مرکزی کمیٹی کا نام دے دیا گیا۔ سیکرٹری صاحب مختلف مساجد میں ماہانہ اجلاس منعقد کرتے کیش بکس پڑتال کرتے اور دوران ماہ پیش آمدہ تدریسی اور انتظامی معاملات اور مسائل زیر بحث لا کر ان کا حل تلاش کرتے۔ رمضان المبارک میں اندازاً پہلی بار 1959ء یا 1960ء میں جامع مسجد شریف الفردوس گلہار میں حافظ عبدالعزیز صاحب جمال پوری نے قرآن پاک سنایا، یہ سلسلہ آج تک منقطع نہیں ہوا مگر افسوس 1977ء تک کا ریکارڈ محفوظ نہیں ہو سکا، 1978ء سے مرکزی سیکریٹری صاحب نے ریکارڈ مرتب کرنا شروع کیا۔ جبکہ قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے پہلی بار یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ شروع ہی سے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں محافل شبینہ کا انعقاد کیا جاتا رہا ہاں یہ ریکارڈ بھی محفوظ نہ ہو سکا، ابتداً چہ حفاظ کرام ایک ہی رات میں نوافل میں پورا قرآن پاک سناتے رہے، ایک رات میں دس دس سپارے بنا کر چار حفاظ کرام تین دن میں

شبینہ پڑھتے رہے رمضان مبارک کے آخری عشرہ میں طاق راتوں میں تھوڑا تھوڑا پڑھ پڑھ کر حافظ صاحبان نوراتوں میں پورا قرآن پاک سناتے رہے، آج کل بھی درج بالا صورتوں میں ملے جلے پروگرام ہوتے ہیں۔

1982 عیسوی تک رمضان المبارک کے دوران قرآن پاک سنانے والے حفاظ کرام کو زبانی یارکا کے ذریعے ان مساجد کے بارے میں آگاہ کیا جاتا رہا جہاں انہوں نے قرآن پاک سنانا ہوتا تھا۔ 1983 میں فیصلہ فرمایا گیا کہ دو مساجد میں فہرست پڑھ کر سنادی جائے تاکہ تمام حفاظ کرام کو آسانی سے اطلاع مل جایا کرے، یوں جامع مسجد سلطانیہ متصل کالا دیو اور جامع مسجد شریف البلال کوٹلی میں اعلان ہوتے رہے، پھر یہ اعلان کا سلسلہ جامع الفردوس گلہار میں شروع کیا گیا، 1988 عیسوی میں حکم ہوا کہ اس اعلان کے ساتھ کچھ ہدایات بھی پڑھ کر سنائی جائیں، یوں 1988 عیسوی سے تاحال حفاظ کرام اور سامعین کے لئے ہدایات ناموں کے اعلان سے پہلے سنائی جاتی رہیں، حفاظ کرام کی تقرری جناب قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ خود فرماتے رہے ہدایات کے سلسلہ میں رہنمائی ہوتی رہیں، یہ کام جاری رہا فہرستوں کی تیاری میں ماسٹر محمد شفیع صاحب ساکن کڑتی معاونت کرتے رہے جب حفاظ کرام کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہو گیا اور حفاظ کرام کی تعیناتی کا اعلان ایک آدمی کے بس میں نہ رہ سکا، کیونکہ صرف دو گھنٹے سے زیادہ وقت صرف ہونے لگا تو یہ کام تین افراد قاضی محمد رفیق صاحب ساکن ترپّاں اور ماسٹر محمد شفیق صاحب ساکن کوٹلی میں تقسیم کر دیا گیا، 1978ء بمطابق 1398ھ سے حفاظ کرام کی تعیناتی اور ہدایات کا ریکارڈ دربار عالیہ میں محفوظ ہے جس کا اجمالی خاکہ معلومات کے لیے قارئین کی نذر ہے 2002 عیسوی کے مطابق شعبہ حفظ کے مدارس کی تعداد 130 کے قریب ہے ہمارے بے شمار حفاظ صاحبان انگلینڈ میں مختلف مساجد و مدارس میں خدمات انجام دے رہے ہیں، جہاں ہر سال رمضان المبارک میں قرآن پاک سناتے ہیں انگلینڈ کے بے شمار اسلامی اداروں، مساجد میں شعبہ حفظ قائم ہیں۔ ان اداروں سے فارغ ہونے والے حفاظ کرام دینی روزگار کے سلسلے میں گئے ہوئے ہیں، جہاں وہ رمضان المبارک میں قرآن پاک سنانے کا اہتمام کرتے ہیں اللہ تعالی اس نظام کی حفاظت فرماتے ہوئے دن دگنی اور رات چگنی ترقی دے۔ طلبہ کے اداروں کے ساتھ ساتھ اب بہت سے ادارے ایسے قائم ہو چکے ہیں جہاں خواتین کی تعلیم کا انتظام ہے شعبہ حفظ کے علاوہ فاضل عربی وغیرہ کورسز پڑھانے کا بندوبست بھی کیا گیا ہے، مزید ادارے قائم کرنے کے منصوبے زیر غور ہیں، اس وقت تک 100 سے زیادہ طالبات نے قرآن پاک حفظ کر لیا ہے اور کئی سالوں سے مختلف گھروں میں یہ طالبات خواتین کو نماز تراویح میں قرآن پاک سنا رہی ہیں۔ گزشتہ سالوں میں حفاظ کرام اور سامعین کے لئے ہدایات کے نام سے کتابچے طبع کروا کر تقسیم کیے جاتے رہے ہیں اب ان تمام کتابچوں کو یکجا کر کے کتابی صورت میں طبع کروادیا گیا ہے تاکہ مواد محفوظ ہو جائے اور آنے والی نسلوں کے لیے مشعل راہ بنے اور اللہ تعالی توفیق عطا فرمائے موجودہ حالت برقرار رہے اور مزید خدمت دین اور قرآن کی جاسکے۔[9]

نوٹ: مندرجہ بالا فہرست 1430ھ تک کی ہے، اب ان مساجد اور مدارس کی تعداد میں کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے۔

مدینتہ المساجد ضلع کوٹلی کی فہرست

1۔ مسجد شریف نڑچھہ کالونی تحصیل و ضلع کوٹلی۔

2۔ مسجد شریف دبیران تحصیل و ضلع کوٹلی۔

3۔ مسجد شریف اگہار کالونی تحصیل و ضلع کوٹلی۔

[9] پروفیسر اکبر داد، دربارِ عالیہ اور رمضان المبارک، ص 7 سے 16، ط الحسن پبلی کیشنز ماڈل ٹاؤن فیصل آباد 2007ء

4۔ جامع الفردوس اگہار شریف تحصیل وضلع کوٹلی یہ مسجد شریف دوبارہ تعمیر ہوئی۔

5۔ مسجد شریف حواریاں تحصیل وضلع کوٹلی۔

6۔ مسجد شریف حویلی اگہار تحصیل وضلع کوٹلی۔

7۔ مسجد شریف پرتھان تحصیل وضلع کوٹلی۔

8۔ مسجد شریف جبر نزو پرتھان تحصیل وضلع کوٹلی۔

9۔ مسجد شریف لال نزو پولٹری فارم تحصیل وضلع کوٹلی۔

10۔ مسجد شریف حضرت صاحب والی دہلی والی سرکار نے سنگ بنیاد رکھا متصل رہائش ڈیسی صاحب کوٹلی۔

11۔ مسجد شریف بٹالہ منڈی تحصیل وضلع کوٹلی

12۔ جامع مسجد صمدیہ تحصیل وضلع کوٹلی۔

13۔ جامع مسجد دھڑا منڈی تحصیل وضلع کوٹلی۔

14۔ جامع مسجد البلال تحصیل وضلع کوٹلی۔

15۔ مسجد شریف ڈھنگروٹ تحصیل وضلع کوٹلی۔[10]

16۔ مسجد شریف ساردو کالونی تحصیل وضلع کوٹلی۔

17۔ مسجد شریف سنبلاں رولی تحصیل وضلع کوٹلی۔

18۔ مسجد شریف چوہا تحصیل وضلع کوٹلی۔

19۔ مسجد شریف کنگر تحصیل وضلع کوٹلی۔

20۔ مسجد شریف رولی خاص تحصیل وضلع کوٹلی۔

21۔ مسجد شریف نکہ رولی تحصیل وضلع کوٹلی۔

22۔ مسجد شریف مندیاڑی تحصیل وضلع کوٹلی۔

23۔ مسجد شریف دھمول خاص تحصیل وضلع کوٹلی۔

24۔ مسجد شریف دھمول نانونی درس والی تحصیل وضلع کوٹلی۔

25۔ مسجد شریف عشقالی تحصیل وضلع کوٹلی۔

26۔ مسجد شریف نکہ کرٹی حاجی بقا محمد والی تحصیل وضلع کوٹلی یہ مسجد شریف دوبارہ تعمیری ہوئی یونیورسٹی والی۔

27۔ مسجد شریف بنگلہ کرٹی سید لیاقت حسین شاہ والی تحصیل وضلع کوٹلی۔

28۔ مسجد شریف نکہ کرٹی تحصیل وضلع کوٹلی۔

---

[10] بیاضِ فیض، ص235۔

29۔ مسجد شریف بنگ کڑتی تحصیل و ضلع کوٹلی۔

30۔ مسجد شریف شگفتہ چھتراڑیاں تحصیل و ضلع کوٹلی۔

31۔ مسجد شریف موہڑہ قاضیاں تحصیل و ضلع کوٹلی۔[11]

32۔ جامع مسجد سید پور کھوئی رٹہ تحصیل و ضلع کوٹلی۔

33۔ مسجد شریف سرالیاں تحصیل و ضلع کوٹلی۔

34۔ مسجد شریف گریالہ تحصیل و ضلع کوٹلی۔

35۔ مسجد شریف دندلی پناگ تحصیل و ضلع کوٹلی۔

36۔ مسجد شریف ٹینڈہ کلا تحصیل و ضلع کوٹلی۔

37۔ مسجد شریف نالہ متصل ہلاڑ تحصیل و ضلع کوٹلی۔

38۔ مسجد شریف سگری تحصیل و ضلع کوٹلی۔

39۔ مسجد شریف ڈھیری ملکاں تحصیل و ضلع کوٹلی۔

40۔ مسجد شریف تمبول حاجی محمد اقبال والی تحصیل و ضلع کوٹلی۔

41۔ مسجد شریف سمروڑ تحصیل و ضلع کوٹلی۔

42-مسجد شریف پیال نزد کھوئی رٹہ تحصیل و ضلع کوٹلی۔

43۔ مسجد شریف راجدھانی تحصیل و ضلع کوٹلی۔

44۔ مسجد شریف ڈھانڈا وکیل والی نزد کھوئی رٹہ تحصیل و ضلع کوٹلی۔

45۔ مسجد شریف سیری مجوار تحصیل و ضلع کوٹلی۔

46۔ مسجد شریف مڑ ہوٹہ نزد بروٹ گالہ تحصیل و ضلع کوٹلی۔

47۔ جامع مسجد سلطانیہ تھا تھی سٹھالی گالہ ثانی حاجی پیر محمد زاہد صاحب نے 91-10-25 کو افتتاح کیا اور استاد محمد حسن صاحب نے دعا کی پہلے استاد حافظ شمون مقرر ہوئے۔ آغاز تعمیر 89-9-22 تکمیل 90-10-11

48۔ مسجد شریف دھرنگ چوک تحصیل و ضلع کوٹلی۔

49۔ مسجد شریف محکمہ برکیات تحصیل و ضلع کوٹلی۔

50۔ مسجد شریف ائیر بیس واپڈا ریسٹ ہاؤس تحصیل و ضلع کوٹلی۔

51۔ مسجد شریف بلدیہ لائبریری تحصیل و ضلع کوٹلی۔

52۔ مسجد شریف گول ہاؤسنگ سکیم تحصیل و ضلع کوٹلی۔

---

[11] بیاضِ فیض، ص236۔

53۔ مسجد شریف کالج والی تحصیل و ضلع کوٹلی۔

54۔ مسجد شریف سول ہسپتال تحصیل و ضلع کوٹلی۔

55۔ مسجد شریف گل پور بازار تحصیل و ضلع کوٹلی۔[12]

مدینۃ المساجد تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

1۔ مسجد شریف تھلہ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

2۔ مسجد شریف سیری تھلہ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

3۔ مسجد شریف ڈھیری تھلہ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

4۔ مسجد شریف ڈونگی تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

5۔ مسجد شریف پینہ تحصیل سہنہ ضلع کوٹلی۔

6۔ مسجد شریف پنیالی تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

7۔ مسجد شریف کھوڑی تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

8۔ مسجد شریف میراہ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

9۔ مسجد شریف گلکتہ جور تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

10۔ مسجد شریف گوڑہ رجور تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

11۔ مسجد شریف رجور خاص تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

12۔ جامع مسجد شریف اصحاب ردہ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی یہاں تین مسجدیں تعمیر ہوئیں ایک شہید کر دی دو باقی ہیں۔

13۔ مسجد شریف دھڑا تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

14۔ مسجد شریف سیری تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

15۔ مسجد شریف سروعہ خاص تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

16۔ مسجد شریف نکہ رجور تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

17۔ مسجد شریف ماسٹر صاحب والی تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

18۔ مسجد شریف حاجی آباد تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی دوبارہ کشادہ تعمیر ہوئی۔

19۔ مسجد شریف راجہ بازار تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

20۔ مسجد شریف کیری تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی یہ مسجد دوبارہ کشادہ تعمیر ہوئی یہاں قبلہ مائی صاحب کی پالکی اتاری گئی تھی۔ اپریل 2003-4-27 افتتاح ہوا۔

---

[12] بیاضِ فیض، ص237۔

21۔ مسجد شریف بھرنڈ بھٹہ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

22۔ مسجد شریف جمیری تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

23۔ مسجد شریف سُناں تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

24۔ جامع مسجد ترئیاں نیوافضل پور تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

25۔ مسجد شریف نکہ مستریاں تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

26۔ مسجد شریف سیالیاں تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی دوبارہ تعمیر ہوئی۔

27۔ مسجد شریف سلطان پور کالونی تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

28۔ مسجد شریف پڑاٹ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

29۔ مسجد شریف سرہوٹہ آرائیں تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

30۔ مسجد شریف سرہوٹہ راجگان تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

31۔ مسجد شریف رائے پور تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

32۔ مسجد شریف سہر منڈی بازار تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

33۔ مسجد شریف مکی کپڑی درمیان سہر منڈی نیوافضل پور تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

34۔ مسجد شریف سہر منڈی راجگان تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

35۔ مسجد شریف خضری گلپور تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

36۔ مسجد شریف پل دریاوالی گلپور تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

37۔ مسجد شریف اناع تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

38۔ مسجد شریف سلطانیہ چنڈع حجام والی تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی دوبارہ تعمیر ہوئی۔

39۔ مسجد شریف نمیترال تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

40۔ مسجد شریف ڈونگی چوچھ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

41۔ مسجد شریف چھتران تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

42۔ مسجد شریف نکہ جٹاں نزد نیوافضل پور تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

43۔ مسجد شریف پلیٹ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

44۔ مسجد شریف سہنسہ کچہری تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

45۔ مسجد شریف پلان نزد حاجی آباد تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

46۔ مسجد شریف درونہ ناڑ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

47۔ مسجد شریف چھوچھہ بازار تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔

48۔ مسجد شریف پلان نزد چھوچھ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔[13]

مختلف مقام تحصیل و ضلع کی مساجد

1۔ جامع مسجد شریف چیانو والی برلب جی ٹی روڈ گوجرانوالہ پاکستان۔

2۔ مسجد شریف ہری پوری برلب سڑک نزد ٹیلیفون فیکٹری ہزارہ ڈویژن۔

3۔ مسجد شریف مکی نارووال پہلی دفعہ صوفی احمد دین کے دور میں بنی سیالکوٹ۔

4۔ مسجد شریف پنڈر تو ال برلب سڑک حاجی عبد المجید والی نزد دربار کالا دیو شریف جہلم۔

5۔ جامع مسجد شریف راولا کوٹ پونچھ۔

6- مسجد شریف چک ۲۲ پاکپتن شریف مولوی غلام رسول والی ضلع ساہیوال۔

7۔ جامع مسجد شریف زاہدیہ بونگا حیات ضلع ساہیوال حاجی پیر صاحب نے افتتاح کیا۔

8۔ مسجد شریف تتہ پانی ضلع پونچھ۔

9۔ مسجد شریف منڈول ضلع پونچھ۔

10۔ جامع مسجد شریف محلہ مجددیہ نارووال سیالکوٹ۔

11۔ مسجد شریف بفہ خورد دربار والی مانسہرہ ہزارہ ڈویژن۔

12۔ مسجد شریف بفہ خورد گاؤں والی مانسہرہ ہزارہ ڈویژن۔

13۔ جامع مسجد شریف پیرووال والی نزد خانیوال پاکستان۔

14۔ مکی مسجد جامعہ مجددیہ فیضان سلطانیہ روات ضلع تحصیل راولپنڈی۔[14]

---

[13] بیاضِ فیض، ص240۔

14 بیاض فیض، ص241۔

تفصیل مدارس ومساجد، سال 2023

زیر انتظام: خانقاہ فتحیہ جامع مسجد الفردوس الشریف درس شریف گلہار کوٹلی آزاد جموں وکشمیر (پاکستان)

مدارس شعبہ حفظ	160	ایک سو ساٹھ	مدارس شعبہ کتب برائے طلباء	06	چھ
مدارس شعبہ تجوید و قرآت	03	تین	جامع مساجد	410	چار سو دس
مدارس للبنات	08	آٹھ	کل مساجد	980	نو سو اسی

طلباء کے مدارس کی تفصیل

شعبہ حفظ / ناظرہ میں طلباء کی تعداد	2600+	دو ہزار چھ سو سے زائد
شعبہ تجوید میں طلباء کی تعداد	70	ستر
شعبہ کتب میں طلباء کی تعداد	225	دو سو پچیس

طالبات کے مدارس کی تفصیل

شعبہ حفظ / ناظرہ میں طالبات کی تعداد	800	آٹھ سو
شعبہ کتب میں طالبات کی تعداد	450	چار سو پچاس سے زائد

مدارس اور مساجد میں جز وقتی طلباء وطالبات کی تعداد

مدارس اور مساجد میں جز وقتی طلباء وطالبات کی مجموعی تعداد	35000	پینتیس ہزار (کم وبیش)

نوٹ: گزشتہ سال 2022ء میں رمضان المبارک میں قرآن پاک سنانے والے حفاظ کرام کی تعداد کم وبیش 1330 سے زائد تھی۔ الحمدللہ یہ تعداد ہر سال بڑھ رہی ہے۔ یہ رپورٹ خانقاہ کی طرف سے جاری کی گئی ہے۔

نتائج:

1۔ مدارس شعبہ حفظ، مدارس شعبہ تجوید و قرآت، مدارس للبنات، کی تعداد سے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ خانقاہ میں مقصد نبوت تلاوت آیات کی ترویج واشاعت کا کام کس قدر احسن طریقے سے سرانجام دیا جارہا ہے۔

2۔ شعبہ حفظ / ناظرہ، شعبہ تجوید و قرآت، شعبہ کتب، میں طلباء وطالبات کی نمایاں تعداد بھی اس بات کا بولتا ہوا ثبوت ہے کہ خانقاہ میں مقصد نبوت تلاوت آیات کی ترویج واشاعت کا کام بڑے زور وشور سے جاری ہے۔

3۔ اس کے علاوہ خانقاہ کی زیر نگرانی مساجد میں ہر سال رمضان المبارک میں قرآن پاک سنانے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جارہا ہے جس کی اب تک کی رپورٹ کے مطابق تعداد 1330 کے لگ بھگ ہو چکی ہے، مقصد نبوت تلاوت آیات کی ترویج واشاعت میں دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے۔